

قل انما انا بشر مثلكم حيي

تضمن معجزاتین

Check
1987

یعنی

موج کوثر

RECEIVED 1987

در نعت سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم

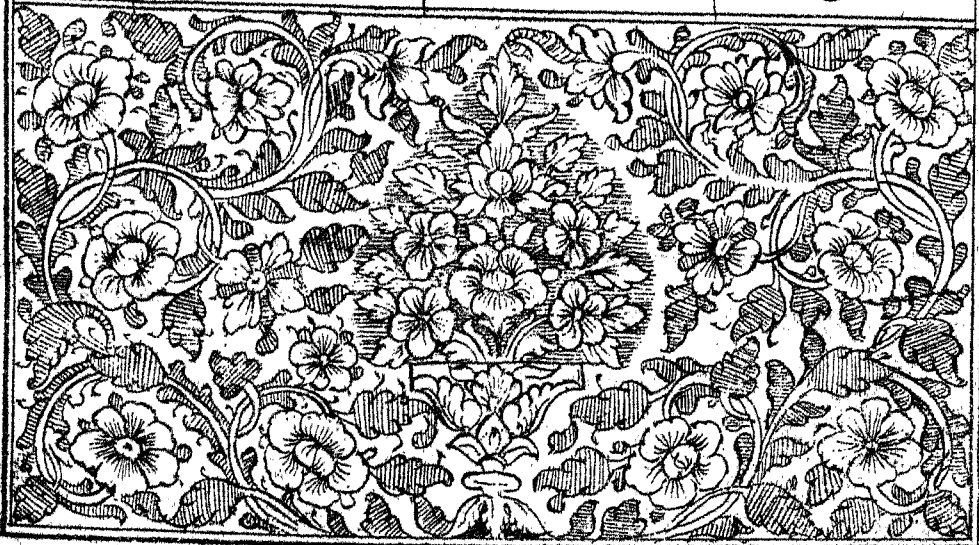
مصنف جبر عکاش جام عرفان توحیدست باوہ القان تفریدنا صراط الاسلام مولوی
محمد شفیع صاحب ناصرا مپوری برقصیدہ حسان الہند مولانا مولوی احمد حسن
شوکت میرد مالک شحمہ پند میرٹھہ سلمہ اللہ تعالیٰ حسب الارشاد جناب ملنا بافضل
اولنا مولوی محمد رحیم اللہ صاحب ہتھم درہ مطبع العلوم میرٹھہ

در مطبع شوکت المطالع شحمہ پند بیا تمام پر از ان طبع شد
مقام میرٹھہ
مفتون کوثر

بسم اللہ الرحمن الرحیم حامد اللہ تعالیٰ و ثانیاً و ثانیاً و ثانیاً و ثانیاً و ثانیاً

پست فطرت مولودیون کو مولوی غلام امام شہید کے مولود پر بہت کچھ ناز تھا۔ عجا مبالغہ
میں مجید پر وجد طاری ہوتے تھے و حشر اڈھڑ سینیہ کو بیان ہوتی تھیں۔ عجا زہو عجا زکرات
ہو کر امات کا غلغلہ مچتا تھا۔ حالانکہ اُسین نرا پست ہی پست ہے مگر نادر احباب کے ایک
خاص جلسہ میں برادر مکرّم و معظّم مجدد شعر از زمین استادنا حضرت حسان الہند مولانا احمد حسن جانا
شوکت اللہ القہار مالک شحّہ ہند میرٹھ ادا م اللہ شوارق فیوضہ باز غمّہ کے سامنے چن
پست نگاہوں نے ایسا ہی تذکرہ کیا۔ اور دعویٰ سے کہا کہ اب شہید مرحوم کے رنگ میں کیا
کیا منہم ہو جو قلم اٹھا سکے۔ مولانا محتشم الیہ نے گھڑی سامنے رکھ کر قلم اٹھایا اور ایک گھنٹے کے
عرصے میں چالیس شعریں زمین اور اسی بحر ہرج مٹھن مضاعف میں بے تکلف لکھ ڈالے۔ صرف
اتنا فرق ہی کہ یہ قصیدہ خالص نعت اور توحید و سنت میں ڈوبا ہوا ہو اور شہید مرحوم کا کلام
محض مولود پرستی میں جکڑا ہوا ہو۔ پس بندہ مستہام ناصر الاسلام محمد شفیع ناصر ہریکو
جو مولانا شوکت کے آفتاب فیضان کا ایک ذرہ ہی خیال آیا کہ اس قصیدہ کو خمسہ
بنائوں۔ دفعۃً فیضان الہی اور برکت اتباع سنت و توحید جوش زن ہوئی۔ امان بل آیا

اللہ اللہ میں خود حیران ہوں کہ فیضانِ لہم نیل نے میرے خزانہ دماغ کے گوشے
 گوشے میں یہ نعمت بطور ولایت رکھی تھی یہ شوقِ دلِ جذباتِ رات اور تیرا سنگ
 چہنہ طاعت میں ہر ہر سجدہ قصان چاہئے، اگرچہ میدانِ نعت بہت وسیع ہو عصا
 چوبِ خشکِ قلم سے جس کا طوطی ہونا محال ہو۔ بشر کی زبان اور شیر البشر کی نعت کا پورا
 بیان کیا محال ہو مگر پیکارِ جہانِ شکوت ہوتی ہو کہ پڑتا ہو اور جذبِ کامل ہو تو کا کشتا
 کو اپنا زینہ بناتا ہو۔ لہذا البعوض عنایتِ الہی و بیکتِ اتباعِ سنت و سلوکِ قہرمانِ توحید
 و عوی کے ساتھ علی رؤس الأذن والاشہاد کہا جاتا ہو کہ بس اس سے آگے
 خدا کا نام نہو جس کا تاج بقیام ہو والسلام علی من اتبع الهدی والصلوة علی محمد ^{المصطفیٰ}
 و علی آلہ واصحابہ اجمعین۔ چونکہ اس خمسہ میں دریاے فیضانِ الہی جو شہنشاہِ ہوا ہے
 لہذا موج کو شتر نام رکھا گیا جو ساقی کو شترِ صلح کی نعت سے مناسبت تاہم رکھتا ہو۔





آساقیا جان من ہو نہت افزا پھر سخن گفت ربا پھر نشترن پھر فکر ہمدوش سخن
 پھر نخل بستہ ہیں وطن پھر سبزہ صحرائی چین پھر گل کسمکہ کا چلن پھر دماغ ستر دین
 پھر گل سے بلبل کی لگن پھر گلشن ہو ختن پھر نور ہو پر تو فلک پھر متحد سر و علن
 بدلا ہو پھر دوزخ من عالم ہوا رشک چین نور سحر پر خندہ زن ہر گل کا چاک پیرن
 ہیں بنیاد اب فتن نور سدا باب محن سجدہ میں ہو ہر ماؤ من وقف سپاس و اہلن
 گارا جنت ہر چین ہیں عند یلین نغمہ زن گلشن بنا ایک ایک بنے گلستان دوزخ سن شاہدین سخن
 ہیں طوطیان شکر شکن ہر نخل ہو منصور فن ہر سرو آنا لاخیر زن متقا بلبل شر کن
 وقف لطافت روح و تن صرف لطافت ماؤ من دیکھے جو بلبل کی شکن ناز و رمیز من
 کوس نظر سے ہیں زن ہر گل نے بدلی ہو چین گل ہو چین من ضدو فلک یا کوئی شمع اند لگن
 ہو سر قمری کا وطن جنت ہوا نارناؤن وان بلبلین ہیں نغمہ زن جسا پتھر تراغ و عن

ہر چشم بیاچمن ہر جان گنبد اچمن ہر دل کو آزار چمن سب عاشق زار چمن
 جاری ہیں انہا چمن خندان ہیں از بار چمن نازان ہیں اشجار چمن خشان ہیں انوار چمن
 عالم طلبگار چمن نور خدا ناز چمن ہے رشک گل خار چمن ہر خار فخر چمن
 ہے گرم بازار چمن جنت خریدار چمن نکبت ہوا دار چمن زینت پرستار چمن
 باد صبا یا چمن بوقت یہ ہر کار چمن سے ابرو ستار چمن چون گل بفرق ماؤ من
 ہوا چ پر نیک خستری گلشن خزان ہے ہر گل میں ہے صنعت گری یونہی خدای
 یا شور سحر سامی ہر نعل محو خود سری سنبل کا رنگ انھری یا سبز ہو کوئی پری
 وہ شورش کبک سی وہ ماہ کی ضو گستری قمری کی وہ نام آوری طوطی کی وہ شکرتی
 شمشاد کو بالاتری ہو سر کو بھی سروری فیضان ابر آوری وقف گلستان پروری
 نقاش قدرت نے بھری ہر گل میں کیمی لہری بازی گری گہدو ذری تکرار کھونچ کھن
 شب جلوہ ریز طور ہے ظلمات غم مستور ہو دل ہر اک مہجور ہو ساقی بھی خود مخمور ہے
 ہر زخم دل انگور ہی ہر سبزہ زلف عور ہے فوج طرب منصور ہے ہر سمت شور و نور ہے
 خاک زمین بلور ہے معجز چمن کا نور ہے دنیا کن ہر کو ہے زندون میں یہ مشہور ہے
 جام طرب بھر لو ہے رنج و الم کا نور ہے ہر دل خوشی سے چور و غم کا شیشہ پور ہے
 پیر و جوان مسرور ہو دل جلوہ گاہ طور ہر پرن ترانی دور ہر بیان حک ہر حرف لہ و لہ

ہے دختِ رز کی آرزو ہے بزم سے کی جستجو ہے ویران جامِ بوی صوفی ہر دست جاہلو
 ہے جوشِ نینِ لائقِ طواچہ چاہی ہے کوہِ کوکبا ہے وہ پاکیزہ خوبسلی کہ زلفِ مشکبو
 ہے جلوہ حق مومبوا ببقا خلق کو اسے زہدِ کوشِ ترش و باہرِ نکلمہ دیکھ تو

ہین لالہ گلِ دو بد و ہین بادۂ وٹلِ روبرو پھیلا ہے سبزہ ہو بسو سامانِ عشرت کو کج
 زاہد سے گل کی گفتگو منظور اگر ہو اگر حوضِ کوثر میں مضمونی ساغرِ غفلت شکن
 اس گلخدا شروخ و سنگ و غارتِ ناموس و نگار و رونقِ رود و مخچنگ و آفتِ شیخ و بنگ

اس آتشِ حُر و نگار و دلبر سے ریتِ رنگار و آبِ ترسایانِ گنگا بر و کمانِ غمخہ و نگ
 قنہ کا طرِ آفت کا دہنگ و ساقیِ آغوشِ تنگ کرتا ہے کیوں کو تنگ کرتا ہے کیوں تنگ

ہو عارضِ گل پر پیہنگ اہد ہو جسکو دیکھ دنگ ہر سرینِ فرحت کی ترنگ ہر دلیں عشرت کی
 دل سے مناکلفت کا رنگ ہو عیش کا ہرمتِ ہنگِ خنام تو مارم و تنگ و عیش سے بخت

بجز امواجِ باغبانِ بادِ بہاری ہے زبانِ گل کی عمارتِ ہر و انِ ماحسن کا کاروان
 وہ جانِ جانِ انس و جانِ وہ آبِ رنگِ قدسیانِ ہوا زو و ہر کشتانِ چلتا ہے وہ سفر و ان

یا رحمتِ حق ہے وہ غارِ ر و بختانِ آوازہ حسن نہان آیا ہو سو بوستان
 آنکھوں میں بھولی زعفرانِ ہرزل ہو جنت کا مکان بھر کا ہو گلستان ہے اگر گلشنِ پریشان

یا آتشِ گل کا ہوا ہر دلِ رنگِ آسمانِ جدا نشا شادی کمانِ اُٹل ہوا سنج و من

آثارِ رحمت ہیں عیان دیوار و در سے بیگمان ضوآن سے کہہ آئے یا کہ بندِ ابوابِ جہان
 گلزار ہے غلہ عیان اہو گیا سبز زمان سجدہ برین شہرِ اذان ہیں برہمن تبسج خوان
 ہو سبزہ زار اور طائران ہیں نو بہار اور عاشقان ہو شاخ سسر اور قمریان کھنسل گل و بدلیان
 ہے لالہ زار اور گلستان ہو مرغزار اور آہوان جھپا پتھی میگہ ان ان سبزہ ہو ہر سو جان
 جھپا پتھی تھانگ خزان ان ہو ہار جادوان جو خلد کا ڈھونڈھو نشان دیکھو اگر چین
 ہر زخم دل ہو مندِ دل روشن ہوئے آبِ گل ہو ماہِ جن سے منفعل خوشی تباہان ہو خجل
 ہے ابرِ رحمت پرندِ ارور پائے توبہ کا منزل ہو درین صہبائے محل ہو کون بندوں کا محل
 پیتے ہیں لالہ اس میں لالہ کیون ہو ساقی مقلستان عرفان کا مضل باگینہ کا محل
 ہو عیش کا ہر سر نہ طاس نشے سے پر ہو جانِ دل کلفت کی چہائی پر ہو سل سحر و الہم محل
 ایک ایک کم متصل ایک ایک کم منفصل ہو متحد و غش و غل گم ہو دلی گایاں حلین
 توحید کے نقشے جے تفرید کے قلم چڑھے تقلید کے پرزے اڑے تنقید کے سکے جے
 تنقید کے عقدے کہلے تجید کے دریا بہہ شخصی مقلد جو کہ تھے عینی موحد بن گئے
 تشخیص میں خنہ پٹے تدقیق کے پودے بڑھے تحقیق کو شمر کو کلچین کیون نام نہر
 سنت کے ہر سو گل کھلے بدعت کے ہر سو دل ہر خودت میں ہر شرک کے خود معین نام نہر
 دیکھو دیکھو پھر بندھتے ملائک کے پرے ہیں کج باغ جان ہر گلچین بنے مرے وزن

ہر زخم دل ہو مندِ دل روشن ہوئے آبِ گل ہو ماہِ جن سے منفعل خوشی تباہان ہو خجل
 ہے ابرِ رحمت پرندِ ارور پائے توبہ کا منزل ہو درین صہبائے محل ہو کون بندوں کا محل
 پیتے ہیں لالہ اس میں لالہ کیون ہو ساقی مقلستان عرفان کا مضل باگینہ کا محل
 ہو عیش کا ہر سر نہ طاس نشے سے پر ہو جانِ دل کلفت کی چہائی پر ہو سل سحر و الہم محل
 ایک ایک کم متصل ایک ایک کم منفصل ہو متحد و غش و غل گم ہو دلی گایاں حلین
 توحید کے نقشے جے تفرید کے قلم چڑھے تقلید کے پرزے اڑے تنقید کے سکے جے
 تنقید کے عقدے کہلے تجید کے دریا بہہ شخصی مقلد جو کہ تھے عینی موحد بن گئے
 تشخیص میں خنہ پٹے تدقیق کے پودے بڑھے تحقیق کو شمر کو کلچین کیون نام نہر
 سنت کے ہر سو گل کھلے بدعت کے ہر سو دل ہر خودت میں ہر شرک کے خود معین نام نہر
 دیکھو دیکھو پھر بندھتے ملائک کے پرے ہیں کج باغ جان ہر گلچین بنے مرے وزن

سبزہ اوگا ہو جا سجا ہے چنچہ سرستہ و اسے حبذا صل علی نور جمال کبریا
 پردہ دہائی کا جو کہ تھاپے محابا اچھ گیا خلوت بنی جلوت سرا و حدت بنی کثرت
 برگ شجر سے بر ملا آئی نظر نشانِ خدا ہر مزع گلشن کی صدا طہ و یسین و الضحیٰ
 آیا تصویر میں مراضوفی کو بان تصدیق کا علم حصولی جو کہ تھا علم حضور بنی گیا
 ہوتی نہیں یہاں بر ملا صورت ہوئی سو جدا جائے خلا ہر یان ملا ہین ایک جسم جان و تن
 گلشن سے ہو غم کا ذہول گلچین کے دامن میں پیل خیشک اہو طول سر پر انا غم کی
 قابل میں ہر رنگ قبول شامل میں آہنگ شمول بے لار رنگ فضل سنبل میں ہے ہجر
 ہر دل سے ہو کلفت جہول مٹھی ہو پیل پھول سے ہر انکا غم فضل جانی ہر حمت
 ہو ایک اصل و حصول ہو ایک اصل و وصول ان ایک ہے حال حصول ہو ایک بعد عرض طول
 یان ایک ہر فرع و اصول ہو ایک تزلزل نزول ہو ایک سیل و رسول فی انا ہو جاکم
 ساقی رے مستور سے تلخا یہ مشہور و شورا بہ انکورد صہیا کجام طور سے
 جو جسم و جانین نور دی وہ نور چشم کورد سنگ سر غرور و کورد خودی جو دور سے
 ہم سے ہو ہین مجبور و محشر کا دین جنور و واہ دل بخور سے وہ نرگس خمور سے
 ساقی و منصور و بینکے بھر پور سے وہ حشر تن کی صورت و چشم حور سے
 وہ ساغر بلور سے ماہ شب بچور سے وہ کاسہ کا نور و جس سے بخچے دلکی جلن

بجھنے لگے فرحت کو دیکھ کر وہ غم چوین چس خف ملتے ہیں جا صد گوہر سے ازلان سے جھٹ
 او نور انظار سلف او مہر انوار خلف حک تجھ سے حرف با عرف موفق کا دل بیت الشرف
 سنکر کا سینہ ہو دھن ہو غم کے طرار و بخولف مشرک کو پیر یا سب ہر یک لب پیریاں
 آئی گھٹا چارو نظر باندھی بندوں نے بھی صف آسانی ساعجوبہ کردوستوں کا شغف
 ہو در و در نج و غم تلف مصو سینہ و دل کا کلف و لکی بڑھا دو اور تفت لا باؤہ آتش فگن
 گلشن ہے پھر حبت فضا بلبل ہے پھر وحدت سرا ہر وہی طوبی نامہ کوہ ہر موسیٰ بابا
 ہر سر میں نور انما ہر ذیلین جویش ہل اتی ہے از شریا تا شرے نور یقین جلوہ نما
 ہو مدح تدبیر و اعدوم ساز اعنا ہر نعمت فزیز مل ادا شبید یزنا ز الوری
 ہو رنگ نہت مصطفیٰ آہنگ مدح مجتبیٰ اسنت کا دروازہ کھلا دیر و حرم کا در ہے وا
 یہاں سوجہ زمار کا توحید سے رشتہ ملا یک جان دو قالب بن گیا ہر شیخ سے ہر برہمن
 جو بن یہ ہو حسن جہاں گلشن یہ ہو دلکش سالن ہو حرم چنبت نشان ہو درمن با قوت کان
 ہو ہر سمن کلفت نشان ہو زور پر شوق نہاں لیتا ہو دلین چکیاں ہیں باز ابواب جہاں
 ہیں بادہ پیش پیچہ جو ان خمیازہ کش تیر و مکان ہو کھنڈ اور لامکان ہے ہر زمین اور آسمان
 آیا شہ یوحی مکان ہو صیت محی علی الامان جسپر کریں ہو جہاں اپنے پروں کا سا نیاں
 حاضر ہوں غلمان جہاں جفت بستہ ہوں سب عرشیاں و حین سبجی آئیں بگیاں کہ چاند ان کفن

ہے دہوم شیع و شاب میں لو گنبد و لابی میں شام و عرب سقلاب میں اعجاز میں اعراب میں
 میں رنج و غم گرداب میں عکس سمن ہے آب میں یا ہر ضیا مہتاب میں رحمت ہر پہچ و تاب میں
 کلفت ہر سد باب میں چوٹن زلیخا خواب میں پیسٹ گرسے محراب میں شکرانہ آداب میں
 ہے معرفت سلاب میں کیون شک ہرے کے باب میں کوثر طے ہر آب میں باقی کہاں شہزاد میں
 بت گر پڑے میزاب میں لرزہ ہر ہر مزاب میں ہر ہر اک ہر آب میں خاموش ہر تن تن تین
 گلزار ہر کاشانہ ہر ہر زم عشرت خانہ ہر ہر شمع اک پروانہ ہے کیا جلوہ جانا نہ ہے
 دل جسکا اک بیانیہ ہر جان جسکا اک نذرانہ ہر شیع و مع دیوانہ ہر دیوانہ ہر فرزانہ ہے
 ہر محتسب ندانہ ہر بیان ٹکٹن پانیہ ہر آباد ہر ویرانہ ہر زہد اندون بیگانہ ہے
 تسبیح کا جو دانہ ہے کیف دل میخانہ ہے فصل چین افسانہ ہر شیع قلم و روانہ ہے
 گل جھوٹا منستانہ ہر بلبل بھی پتیا بانہ ہے باد بہاری شانہ ہر منبل ہر جہد پر شکن
 آیا ہر وہ قدسی نہاد چہر حق کا اعتماد جسکی صفت ہر لون صاحب سے ہر دین کا استناد
 محکم ہو سکوات العاد لزان ہر قصر کتب و ہنگامہ ہر ووداد ہے جلوہ آراے مراد
 مسدود ہر راہ فساد و مفقود ہے کفر و عناد جو ہر ہر عدل و داد مردود ہر ہر تداد
 صلصل سے ہر شمشاد شاد ہر گل سے ہر آباد ہر قصر غم پر و قناد آتا نہیں جگہ سے یاد
 ہر سو ہر شور و انقیاد ہر دل کو دین سے اتحاد گردنہ ہر قدسی نژاد مجروح ہر الحسن

ہر گلستان نگین لباس ہر عنقہ صرف لاسان نگ حیا کا سبکوپا پس ہر چہ زنگ کی با
 محکمہ کا ہوا سانس گلشن ہر گردن ہر مائیں ترین بنار و مینہ طاس دل سے سوا ندوہ و یاس
 لرزان ہر روح بوفراس خود دست آذرین ہر فاس ہر شے ہر گرم سپاس ہر ساقی کوثر کی آس
 ایزا ہر ہر التماس ہوتا ہوا کیونکہ با حق شناس ہے امر رب راز قیاس مت کر تو منع دور کا
 عرفان آگاہی آس پاس نریغ و شمر ہر ہے ہر اس فانی ز دست جو داس ہے سوا آذر مارون
 آیا ہوا سلطان امم ہر خوشن ہر کرم ہے گردن افلاک خم پھولا ہوا گلزار تدم
 ثابت ہوا مکان کا عدم گلشن ہر با صحن ارم اضداد ہیں آپس میں صنم ملتے ہیں جذر و مد بہم
 جاتا رہا شرکت کا غم ہیں متحد و بد و صرم ہر الصمد جائے صنم ہوگا سرقارون و ذرم
 ہر خاک اگستی ہر دم ہر گل گل ہر جام جم کیونکہ مین مینی کا ہر غم ہر زور پر رحمت کا یہم
 دی جام ساقی و مدبم کرد و ز فکر بیش و کم اک کو عصیان کا الم ہر لطف حق پر تو فغن
 آیا وہ ہمیشہ و عدیلہ سایہ رب جلیل وہ رحمت حق کی دلیل آمینہ حسن جمیل
 رنگ گلستان خلیل امت کی بخشش کا قلیل حکا بنا بقال قیل و فی الدنی سا خام خبر خلیل
 آیا وہ کوثر کی سبیل جس سے سر گرم رحیل ہر بدعت و شرک نیل ہر جس سے ہر بندہ دلیل
 غارت کن اصواب نیل ہر دیکہ شرکین نیل اسلام کا نزل عمل قناع من فتنہ قلیل
 دار و در و ہر علیل عرفان حق کا رو نیل فیض احد کا سبیل از شرق تا غرب و کن

ہر بوفراس
 جاہلیت کے
 بادشاہ و سرکاری
 سنبھلے
 اس کے مرقع کو

رشک جنان گلزار ہو خوش عند لب ارہی کھوے ہوئے متا ہر حسرت کی دلیل خار ہے
 زاہد پہ زہد اک بارہی تھامے پہو ستارہی تو حید دریا بارہے مومن کا بیڑا پار ہے
 خود شیخ کو بت سکا ہر محو جام سی سیرا ہر بن نقین اقرار ہو دفن زمین انکار ہے
 ہر سوطرب گلکارہی ہر پنج و غم فی النار ہے عیش و طرب طیارہی دُور آرز کا آزار ہے
 واعیش کا بازار ہے صحن چمن تاتا رہی سر سبز ہر کھسار ہے نکھر اچمن بھولا ہون
 صحن چمن گنگلون ہو آسن سمن افزون ہوا کس گل پیر گل مخبون ہوا جو جامی سی بیرون ہوا
 بونعت بین مضمون ہوا حاسد پہ اک افسون ہوا ہر شعروہ منون ہوا جو سپر خدا ہر دون ہوا
 ہر اہل دل مفتون ہوا ہر میکدہ پر خون ہوا ہر شکرہ مدفون ہوا عشرت کے پر گردون ہوا
 جو قطرہ تھا جیون ہوا جو ذرہ تھا سیمون ہوا سیرا بل معز وں ہوا شاد ارباب لامون ہوا
 فضل حق ہیون ہوا لطف خدا مقرون ہوا کل کن مکان ممنون ہوا آیا حبیب ذوالمنن
 وہ نعت اب مرقوم ہو ہر سمت جسکی دہوم ہو وہ دہ سخن منظوم ہو حسین گہر مکتوم ہو
 عرفان حق مفہوم ہو تحسین کا غلزاروم ہو ہر سبت فطرت شوم ہو ہر مدعی مذموم ہو
 ایک ایک حاسد بوم ہو دورا و نکاسب مرقوم ہو جان عدو مغوم ہو اس فیض سے محروم ہو
 دشمن کا نمن موم ہو ایک ایک شک محدود ہو فیض ابد مقوم ہو طرز سخن معلوم ہو
 ہر سنگ ل چون موم ہو ہر سنگ ہر اک مجذوم ہو ہر تہ سے وہ موم ہو ہر جا میں سب اہل سخن

وہ جو موتی آبی نسیم و حسین جنت کی نسیم ہیں بند ابواب جحیم ہیں گندایا ب جسیم
 حرف غلط ہو خوف و بیم پھرتا ہو خوش خوش ہر شیم نازان شینغا پر شیم دل ہو حرم عرفان جسیم
 آتا ہے بانا زو نسیم وہ حوض کوثر کا نسیم وہ صاحب خلق عظیم وہ بحر و خار کریم
 وہ گلشن حسن قدیم وہ غیرت و یریتیم وہ مخزن راز و کلیم وہ رحم مخصوص رحیم
 وہ لوح وحدت کا فہیم کہ کو کیا جسے دو نیم جسکی صفت ہو حاویم علاج جسکا ہر دہن
 ہو مدحت محبوب ب سب مشکلیا پنج و تخب حاضر ملک ہوں باادب ستوج گویاں بکے ب
 ہو مدحت طرطرب جس سے ہے ظلمت چھت جو ہوازل سے منتخب جو نور سے ہو منتخب
 ہے مدحت قدسی رکبایاں عبا عرفان قصب و جبکا عصیان کلمطبا رستخرب کا غضب
 ہو مدحت امی لقب ہو مدحت عالی نسب ہو مدحت والا حسب ہے مدحت ایمان سبب
 ہے مدحت ایقان طلب ہو مدحت انعام رب ہو مدحت شاہ عرب مہر عجم ماہ مین
 اب صبر نہ تو دینی نام ہیں نیک ہے تشنہ کام دی ساقیا محو بھر کو جام جس سے سطر ہو شام
 دی آفتاب و رماہ تام وہ ہند سے جو ہو حرام حسین ہو قاضی کو کلام جسکو بخش مجبین عوام
 وہ جو کہ جو روز قیام کو ترسے دی خیر الانام وہ سکنہ پیونگا امام وہ شافع ہر خاص عام
 وہ دافع شرک ظلام قرب سکاد و گراؤن عا یہ جسم تلبسی نظام ہے بعد ہو قایم مدام
 تو سب ہیں جو حکام تمام ہو جسکی کن مین ہو مدحام خود جبہ حق پھر سلام وین خدا جاکا چلن

اس شعر کا ترجمہ یہ ہے کہ وہ جو موتی آبی نسیم و حسین جنت کی نسیم ہیں بند ابواب جحیم ہیں گندایا ب جسیم
 حرف غلط ہو خوف و بیم پھرتا ہو خوش خوش ہر شیم نازان شینغا پر شیم دل ہو حرم عرفان جسیم
 آتا ہے بانا زو نسیم وہ حوض کوثر کا نسیم وہ صاحب خلق عظیم وہ بحر و خار کریم
 وہ گلشن حسن قدیم وہ غیرت و یریتیم وہ مخزن راز و کلیم وہ رحم مخصوص رحیم
 وہ لوح وحدت کا فہیم کہ کو کیا جسے دو نیم جسکی صفت ہو حاویم علاج جسکا ہر دہن
 ہو مدحت محبوب ب سب مشکلیا پنج و تخب حاضر ملک ہوں باادب ستوج گویاں بکے ب
 ہو مدحت طرطرب جس سے ہے ظلمت چھت جو ہوازل سے منتخب جو نور سے ہو منتخب
 ہے مدحت قدسی رکبایاں عبا عرفان قصب و جبکا عصیان کلمطبا رستخرب کا غضب
 ہو مدحت امی لقب ہو مدحت عالی نسب ہو مدحت والا حسب ہے مدحت ایمان سبب
 ہے مدحت ایقان طلب ہو مدحت انعام رب ہو مدحت شاہ عرب مہر عجم ماہ مین
 اب صبر نہ تو دینی نام ہیں نیک ہے تشنہ کام دی ساقیا محو بھر کو جام جس سے سطر ہو شام
 دی آفتاب و رماہ تام وہ ہند سے جو ہو حرام حسین ہو قاضی کو کلام جسکو بخش مجبین عوام
 وہ جو کہ جو روز قیام کو ترسے دی خیر الانام وہ سکنہ پیونگا امام وہ شافع ہر خاص عام
 وہ دافع شرک ظلام قرب سکاد و گراؤن عا یہ جسم تلبسی نظام ہے بعد ہو قایم مدام
 تو سب ہیں جو حکام تمام ہو جسکی کن مین ہو مدحام خود جبہ حق پھر سلام وین خدا جاکا چلن

آیا وہ محجز آفرین وہ منظر اسلام دین کو نین کا مسند نشین دارین کا مہر بین
 وہ صفہ عرش برین وہ قبۃ کانہ یقین امید ہر اند و گہین وہ غم رہائے ہر غمین
 وہ راحت جان حنین مصباح نور ہر جہین نگ بہار باغ عین قسام شیر و انگبین
 آیا ہو وہ ماہ زمین آیا ہو وہ شاہ گزین جو ہر ناسے ماو طین ختم رسالت کا نگین
 وہ شرع کا حص حصین اسلام کا برج متین وہ گوہر درج شین دین خدا کا موتمن
 تھا چرخ زن چرخ برین پر تو فگن ماہ مبین پیر استہ خلد برین راستہ الٰہک حسین
 غلمان تھو سب فرشتہ میں شہ کے قدم بین تاکہ بین تابون قد شاہ دین خاک پر کھینچین
 حاصل ہوتا نور یقین روشن زمان تھا تا زمین شادان کھینچتا مہین ہو کر اوبہ ہمقرین
 جب آئے جبریل امین حکم رب العالمین با جد شکوہ زریب زین بولہ ختم المرسلین
 حاضر ہو یہ پروار عین لوین پیچھا لالہ زین ہو جیسے خاتم من نگین بھر وہ بلاق برق فن
 یک نظر ہو کر چلا ہمایہ صرصر چلا فرقہ نطافہ فرچلا خوشتر سے بھی خوشتر چلا
 وہ نور کا پیکر چلا وہ حسن کا زیور چلا رفعت کا وہ محضر چلا دل لیکے یاد لبر چلا
 وہ پشت گردون پر چلا رشتہ یہ یا گوہر چلا اعجاز معجز گر چلا یا مہر چن کوثر چلا
 جب شاہ کو لیکر چلا با جملہ کرو فرچلا چون مہر از خا و رچلا چون گنبد بے درچلا
 چون قلزم اختر چلا مثل مہ نور چلا چون سگہ دا و رچلا وہ دشت انصی کا ہرن

۲
 یہ شعر کتب کچھ نہیں ملے
 ان کے کچھ کچھ کچھ کچھ
 ان کے کچھ کچھ کچھ کچھ

جاتا تھا چون سر مچاں چلتا تھا چون نور عیاں بندہ چون صبح تان زندہ چون بقیہ
 نازدہ مثل دبران حاضر نظر آیا جہاں گویا کینائب تھا وہاں چون گردش چرخ و زمان
 چون دور امکان جہاں بے شش جہت تھا وہ جہاں گذر از حد آسمان مثل دعا و عارفان
 تھوہست و چپ عرشیاں اور پیش و پس تھے فرشتیاں اور تھی جلو میں خاصگان تھے ہر طرف سحر و
 اور اوسط عیسے دوان پھر آتھے اور لامکان دوان ہم امکان کہاں بنی طرف بنی طرف عن
 شاہاں ہر کلک سا کیا نعت ہو صل علی کیا مع ہر ای جذب کیا نگ ہر ای واہ وا
 کیا ڈھنگ ہر ای مرجان و فکر قدرت آشنا محو تماشا بنگیا ہر شعر پر دل ہر نوا
 ہر بند ہر توحید نا ہر سطر ہر دل کی ضیا یا جو جزن آب بقا اے ناصر مجزنا
 ہر فیض نعت مصطفیٰ خامہ سے جو دریا بہا ایک یک شعر بے بہا کان جوا ہر بنگیا
 روح شہید بے نوا بولی محمدین بر ملا وہ نظم شوکت لکھا تا زان ہے جسیر خود بخن



تنبیہ

موج کوثر کا حق تصنیف جناب مولانا مولوی حمید اللہ صاحب ہتھم مدرسہ طبع العلوم

میرٹھ کے نام سہ کر دیا گیا ہے کوئی صاحب بون اجازت مولانا ممدوح قصہ ج

نہ فرمائیں اور قالونی دار و گیسے بچیں۔

ناصر الاسلام محمد شفیع۔ ناصر

اجتہاد شحہ ہند میرٹھ

ایشیائی نظم و نثر کا استاد۔ دیسی الشاپر دازی کار فامر۔ ملکی اور اخلاق

محالات کا جہرل۔ فصیح و بلیغ مضمون نگاری کا دریا۔ توحید و سنت کا شالچ

کرنے والا شرک و بدعت کا مٹانے والا قیمت عام ہر سالانہ معہ محصول اک۔

احمد شولکٹ اوڈیر و مالک شحہ ہند میرٹھ